© rasailojaraid.com

کلام نبویؐ کے سایے میں

عبدالغفار عزیز

حضرت مسروق نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی کوئی بے گناہ قتل ہوتا ہے، تو اس کے قتل کے گناہ میں سے ایک حصہ، آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کو ملتا ہے (جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا) کیونکہ اس نے سب سے پہلا خون بہایا۔ (بخاری، ۷۳۲۱)

نیکی ہو یا بدی، اپنا ابدی اثر رکھتی ہے۔ بندے کا عمل نیک ہو اور دوسروں کے لیے بھی نیکیوں یا استفادے ومنفعت کا سبب بنے، تو اجر وثواب کا سلسلہ قیامت تک بھی جاری رہ سکتا ہے۔ ایک بار کیا جانے والا عمل، صدقۂ جاریہ میں بدل جاتا ہے۔

یہی عالم برائی کا ہے جو برائی جس نے ایجاد یا متعارف کروائی، اپنے قول یا عمل کے ذریعے، دانستہ یا نادانستگی میں دوسروں تک پہنچائی، تو وہی ایک بار کیا جانے والا گناہ، سیئات جاریہ میں بدل جاتا ہے۔ جب تک وہ برائی ہوتی رہے گی، وہ فحش بات دہرائی جاتی رہے گی، اس برائی کا آغاز وتعارف کروانے والے کو برابر کی سزا ملے گی۔ بے لباسی، بے حیائی، بسنت، بھتہ، تعصبات کی آب یاری، قتل وغارت، ضمیر فروشی، ملک وقوم سے غداری، منشیات کی لت، ذرائع ابلاغ کی بے راہ روی، غرض کوئی بھی گناہ ہو، بعد میں آنے والے کو جتنی سزا ملے گی، اتنی ہی پہلے والے کو بھی ملے گی۔ والعیاذ باللہ!

○

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کے قتل میں تمام اہل ارض وسما بھی شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا (طبرانی، ۵۶۵)

خالق کو اپنی ہر مخلوق عزیز ہے اور اس کی زندگی یا موت کا فیصلہ اس نے صرف اور صرف اپنے ہاتھ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی اگر خود کو دوسروں کی زندگی کا مالک سمجھنے پر تل جائے، تو خالق پھر اسے وہ سزا دیتا ہے جو کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔

مومن کی زندگی کا معاملہ تو اور بھی نازک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ میں ایک مومن کا قتل اللہ کے نزدیک، زمین و آسمان کے زوال سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ قتل تو ایک یا چند افراد ہی کریں گے لیکن زیر نظر ارشاد نبویؐ کے مطابق، اس میں جتنے بھی افراد شریک ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو جہنم رسید کرے گا، خواہ دنیا جہاں کی تمام مخلوق ہی اس کی زد میں کیوں نہ آجائے۔ قرآن عظیم کے الفاظ میں: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَ اَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ○ (النساء ۴:۹۳) ”رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے“۔

ذرا آیت کو دوبارہ پڑھتے ہوئے گنیں، ایک نہیں دو نہیں، اکٹھی چار سزائیں اور سب ایک دوسرے سے زیادہ کڑی اور سنگین۔ یہ آیات و احادیث صرف قاتلوں ہی کے لیے نہیں معاشرے کے لیے بھی سوالیہ نشان ہیں کہ اس نے قاتلوں کا ہاتھ روکنے کے لیے کیا کیا؟ ان کا ہاتھ روکنے کی کوشش کی یا کسی خوف و لالچ کی خاطر ان ہی کے ساتھی بنے رہے۔

○

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ درست اعمال کیا کرو۔ خود کو حق سے قریب تر رکھنے کی کوشش کیا کرو، اور (رحمتِ الٰہی کی) خوش خبری دیتے رہا کرو، (اور یاد رکھو) کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی: یارسولؐ اللہ! آپؐ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، ۶۴۶۷)

سبحان اللہ، شافع محشر بھی اپنے عمل پر نہیں، صرف اور صرف رحمت خداوندی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ مجرد تواضع اور انکساری کی خاطر نہیں، بلکہ عبودیت کے کمال درجے پر پہنچتے ہوئے فرماتے ہیں: ہاں، رحمت ربی شامل حال نہ ہو تو مجھے بھی میرا کوئی عمل جنت میں نہ لے جائے گا۔

حدیث میں انتہائی شدید وعید بھی ہے اور اتنی ہی عظیم خوش خبری بھی۔ وعید یہ کہ خبردار تمھاری ٹوٹی پھوٹی نیکیاں، یا تمھارے دینی مناصب تمھیں کسی غلط فہمی یا غرور کا شکار نہ کر دیں۔ انسان ساری عمر بھی حمد و تسبیح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اعمالِ صالحہ میں گزار دے، تب بھی جب تک رحمتِ حق کی آغوش میسر نہ ہو، کچھ نتیجہ نہ نکلے گا۔ خوش خبری یہ ہے کہ حق اور بھلائی کے پیمانے پر خود کو ناپتے رہا کرو۔ اپنے تئیں اعمال کو درست اور سیدھا رکھنے کی کوشش کرتے رہا کرو اور پھر مایوسی نہیں خوش خبری پھیلاؤ کہ اللہ کی رحمت عطا ہو کر رہے گی۔

○

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال کرنے میں جلدی کیا کرو۔ فتنے رات کی تہ در تہ تاریکی کی طرح اُمڈتے چلے آئیں گے۔ کئی مومن بھی صبح کے وقت ایمان کی حالت میں ہوں گے اور شام کفر کے عالم میں کریں گے۔ دنیا کی حقیر متاع کے لیے دین کا سودا کرلیں گے۔ (مسلم، کتاب الایمان، ۳۱۳)

دل میں نیکی کا ارادہ بھی اللہ کی عطا ہے۔ اللہ کی اس دین کو سُستی اور آیندہ پر ٹالتے چلے جانا، زوالِ نعمت کا سبب بنتا ہے۔ شیطان ہر نیکی اور نیک ارادے کو اکارت کرنے پر تلا رہتا ہے۔ بے عملی کو بدعملی میں بدلنے میں دیر نہیں لگاتا۔ یہاں تک کہ ایک بندہءمومن اپنے قیمتی ترین سرمایے، یعنی ایمان کو، مچھر کے پَر سے بھی حقیر دنیا کے عوض بیچ دیتا ہے۔ یہ کام اتنی تیز رفتاری سے طے پاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے سب سے تیز رفتار عمل، یعنی گردشِ روز و شب اور بالخصوص رات کے وقت اُمڈی چلے آنے والی تاریکی کی مثال دی۔ ایک کے بعد دوسری آزمایش، ایک کے بعد دوسرا فتنہ، ہر دم چوکنا اور خبردار رہنے کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے۔

○

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس سے اس کا رب براہِ راست ہم کلام نہ ہو۔ دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اسے کچھ دکھائی نہ دے گا، سوائے اس کے کہ جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے۔ وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو، وہ اپنی آگے بھیجی ہوئی کمائی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھے گا۔ وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم کی آگ کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دے گا۔ تو (اے لوگو) آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کا صدقہ دے کر۔ اور اگر اللہ کی راہ میں دینے کے لیے تمھارے پاس کچھ بھی نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر ہی آگ سے بچو۔ (بخاری، ۷۵۱۲)

ہر بندے کو اصل فکرمندی اسی لمحے کی ہونی چاہیے جب خود ربِ ذوالجلال اس سے ہم کلام ہوگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بندے کے ساتھ کچھ باقی رہے گا تو صرف اس کا عمل اور رب رحیم کی رحمت۔ رحمتوں کی طلب اور آگ سے بچاؤ کے لیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آسان راہ بتادی۔۔۔ اللہ کی راہ میں، صرف اور صرف اس کی رضا کے لیے، زیادہ سے زیادہ خرچ۔ اور کچھ نہیں تو کھجور کا ٹکڑا ہی سہی، وہ بھی نہیں تو خیرخواہی کے دو بول ہی سہی۔ اگر اس سارے عمل کا خلاصہ کہنا ہو تو یہ کہ دوسروں سے بھلائی۔

○

حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس طرح بنایا کہ ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی اور گارا (یعنی سیمنٹ) کستوری کا۔ پھر اسے کہا: بولو۔ جنت بولی: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ، مومنین یقیناً فلاح پاگئے۔ یہ سن کر فرشتوں نے کہا: کیا خوب ہے تو اے بادشاہوں کی رہایش گاہ۔

رہایش گاہ ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ دنیاوی گھر کے لیے ہر شخص کیا کیا خواب دیکھتا اور کیا کیا جتن نہیں کرتا۔ اس کی خاطر حرام کو بھی اپنے لیے حلال کرلیتا ہے۔ بڑے بڑے لینڈ مافیا وجود میں آچکے ہیں، حالانکہ کسی کو نہیں معلوم کہ چاؤ سے بنائے جانے والے ان گھروں میں رہنا کب تک ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ جن کی تمام تر جدوجہد کا مقصد، آخرت کا ہمیشہ رہنے والا گھر بن جاتا ہے۔ دنیا میں بڑے سے بڑے قارون نے بھی ایسے گھر کا خواب تک نہ دیکھا ہوگا۔ کستوری کا گارا، سونے اور چاندی کی اینٹیں۔ اور ملے گا کس کس کو؟ اللہ کے حکم سے جنت خود جواب دیتی ہے: 'مومنین' کو کہ وہاں صرف ایمان واخلاص اور تقویٰ واطاعت کا سکہ چلے گا۔

دنیا میں حقیر، ناکام اور مٹھی بھر سمجھے جانے والے افراد کو خوش خبری ہو کہ فرشتے انھیں 'بادشاہوں' کے لقب سے یاد کر رہے ہیں، ان کے نصیب پر رشک کر رہے ہیں۔ شرط صرف اخلاصِ عمل اور اپنی ذمہ داری بھرپور انداز سے ادا کردینے کی ہے۔

○

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صرف لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کیا اللہ اس کی اصل حقیقت لوگوں کو سنا دے گا۔ اور جس نے صرف دوسروں کو دکھانے کے لیے نیکی کی، اللہ اس کی حقیقت لوگوں کو دکھا دے گا۔ (بخاری، ۶۴۹۹)

محرومی کی انتہا ملاحظہ ہو کہ بندہ نیکی کر کے بھی نہ صرف اجر وثواب سے محروم رہا بلکہ خالق ومخلوق دونوں کی نظر سے گرگیا۔ رب ذوالجلال صرف اخلاص اور سچائی کو قبول کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com